ڈاکٹر محمد عمر فاروق

قادیانیوں کی نئی سیاسی پناہ گاہیں

پاکستان کی سیاسی تاریخ پر نظر رکھنے والے اصحاب بخوبی جانتے ہیں کہ پاکستان کے قیام سے لے کر ستر کی دہائی کے ابتدائی برسوں تک قادیانی عنصر پاکستانی سیاست میں خاصا سرگرم رہا ہے۔ یہاں تک کہ 1972ء کے عام انتخابات میں قادیانیوں نے پیپلز پارٹی کی حمایت کی۔ لیکن یہی پیپلز پارٹی جب 1974ء میں اتفاق رائے سے قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو آئینی ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دیتی ہے تو قادیانی پالیسی ساز اپنی حکمت عملی میں تبدیلی کا سوچتے ہیں، کیونکہ آئین میں اُن کی دستوری حیثیت متعین ہوجانے کے بعد پاکستان کی سیاست میں اُن کا کردار اور عملی دائرہ کار سمٹ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئندہ انتخابات میں اُن کی سیاسی اہمیت گھٹتے گھٹتے بالآخر صفر ہوجاتی ہے۔ قادیانی سیاست اور اُن کے انتظامیہ اور بیوروکریسی میں عمل دخل پر 1984ء میں قانون امتناع قادیانیت کی شکل میں فیصلہ کن رکاوٹ سامنے آتی ہے۔ جس کے بعد قادیانی قیادت پاکستان چھوڑنے کا فیصلہ کرتی ہے۔ ان کا سربراہ مرزا طاہر احمد خفیہ طور پر برطانیہ فرار ہونے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ آنجہانی مرزا طاہر احمد کی برطانیہ منتقلی سے قادیانی ہیڈ کوارٹر بھی پاکستان سے برطانیہ منتقل کرلیا جاتا ہے اور آج موجودہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد بھی برطانیہ ہی کو اپنا مسکن اور ہیڈ کوارٹر بنائے ہوئے ہے۔

1984ء میں جہاں قادیانی قیادت کی برطانیہ میں مستقلاً منتقلی ہوئی۔ وہیں قادیانیوں کا غیر اعلانیہ یہ فیصلہ بھی عملی صورت میں سامنے آیا کہ انہوں نے پاکستان کی صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بیرونی ممالک خصوصاً یورپ اور امریکہ میں سیاسی پناہ کا ہتھیار استعمال کرتے ہوئے پاکستان چھوڑنے کے عمل کا آغاز کیا۔ چونکہ قادیانیوں کے اس فیصلہ کو اُن کے بیرونی آقاؤں کی مکمل حمایت و تائید حاصل تھی۔ اس لیے انہیں بیرونی ممالک میں پناہ لینے میں کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ وہ دھڑا دھڑ بیرون ملک جاتے، سیاسی پناہ حاصل کرتے اور وہاں آباد ہوجاتے رہے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ قادیانیوں کو چونکہ پاکستان میں اب حسب منشاء مقام حاصل نہ رہا تھا۔ اس لیے قادیانی قیادت نے اپنی پالیسی کا رخ بدلا۔ قادیانی پالیسی سازوں نے بیرونی ممالک میں آباد ہونے والے قادیانیوں کو مقامی آبادیوں، وہاں کے قانون ساز اداروں اور مختلف لابیوں سے روابط استوار کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ پاکستان دشمن غیر ملکی این جی اوز کے ساتھ تعلقات بڑھائے گئے۔ قادیانیوں نے پاکستان میں اپنی اقلیتی کمیونٹی پر فرضی مظالم کا رونا رویا۔ اپنے انسانی حقوق کی پامالی کے جھوٹے دعوے کیے اور آخر کار پاکستان پر بیرونی قوتوں کے ذریعے دباؤ ڈلوانے کا حربہ مسلسل استعمال میں لایا گیا۔ پاکستان پر مختلف حیلوں اور حربوں سے پریشر بڑھانے کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

تین ماہ پیشتر قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد کا خصوصی ایلچی عطاء الحق (اے حق) مخصوص ایجنڈہ لے کر برطانیہ سے ایک وفد کے ہمراہ پاکستان آیا اور مختلف سیاستدانوں، اراکین پارلیمنٹ اور وفاقی وزرا بشمول رانا مشہود خان صوبائی وزیر تعلیم پنجاب سے ملاقاتیں کیں۔ اسی دوران جرمنی کے قادیانی رہنما عبداللہ واگس کی قیادت میں بھی ایک وفد نے پاکستان کا دورہ کیا۔ جس کے فوراً بعد امریکہ سے صدر اوبامہ کے خصوصی ایلچی اور اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کے نمائندے بھارتی نژاد ارشاد حسین نے چار رکنی وفد کے ہمراہ پاکستان کا دورہ کیا اور وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف سے ملاقات کی اور اُن پر پاکستان میں قادیانیوں کو اپنی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دینے کے لیے دباؤ ڈالا۔ یہ الگ بات ہے کہ سردار محمد یوسف نے انہیں کھرا جواب دے کر اُن کا منہ بند کر دیا۔

جرمنی قادیانیوں کے لیے سیاسی پناہ کے حوالے سے بہترین پناہ گاہ بنا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے سیاسی پناہ کے خواہش مندوں کے لیے جاری کردہ سرٹیفیکیٹ کو قادیانی بہت اہمیت دیتے رہے ہیں اور وہ اسے ایک مضبوط قانونی دستاویز گردانتے ہیں۔ جس کے بغیر کسی قادیانی کا جرمنی میں سیاسی کیس منظوری کے مرحلے سے نہیں گزر سکتا اور نہ ہی اس کی موجودگی کے بغیر کسی قادیانی کو قانونی حیثیت سے شادی کی اجازت مل سکتی ہے۔ اس سرٹیفیکیٹ کے سہارے پر قادیانی جماعت اپنے کارکنوں سے بھاری رقوم وصول کرتی رہی ہے۔ لیکن اب جب قادیانی جماعت کی اندھا دھند لوٹ مار سے جرمنی کے حکام کو اپنی ملکی ساکھ خطرے میں نظر آئی تو انہوں نے انتظامی مسائل سے بچنے اور قادیانیوں کو لگام دینے کے لیے اُن کے سرٹیفیکیٹ کی اہمیت سے ہی سرے سے انکار کر دیا۔ 11 مارچ 2014ء کو جرمنی کی ڈی لنکے پارٹی کے جواب میں حکومت جرمنی نے واضح کر دیا کہ قادیانی جماعت کے ایسے کسی سرٹیفیکیٹ کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ حکومت جرمنی کے اس کورے سے جواب سے قادیانی جماعت کے خود ساختہ وقار اور مالی مفادات کو شدید دھچکا لگا ہے۔ وہاں کے حالات کی ناسازگاری کے نتیجے میں قادیانیوں کا جرمنی کی جانب سفر مکمل طور پر رُکا نہیں، لیکن بہرحال اس کی رفتار میں خاصی کمی آئی ہے۔

جرمنی میں قادیانیوں کی سیاسی پناہ حاصل کرنے میں رکاوٹ کے باعث اب قادیانیوں نے کئی متبادل راستے تلاش کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے ذریعے جن کی کچھ تفصیل منظر عام پر بھی آئی ہے۔ اب قادیانی جماعت نے امریکی آقاؤں کے اشارے پر ہمسایہ ملک چین کو انسانی سمگلنگ کے بیس کیمپ کے طور پر اپنایا ہے۔ جہاں سے وہ ہانگ کانگ کے راستے مختلف ممالک میں جا رہے ہیں۔ اس وقت بھی بیجنگ میں قادیانیوں کا آخری پینتیس رکنی گروہ آگے روانہ ہونے کی امید پر قیام پذیر ہے۔ دوسری طرف جون کے اوائل میں سری لنکا میں حکومتی اداروں کی کارروائی کے نتیجے میں وہاں پر غیر قانونی حیثیت سے مقیم 142 پاکستانی قادیانیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ کارروائی سری لنکا کے مغربی

شہر زگومبو میں عمل میں لائی گئی ہے۔ یہ علاقہ پاکستانی سیاسی پناہ گزینوں کی جنت کہلاتا ہے۔حکومت سری لنکا ان قادیانیوں کو ڈی پورٹ کرنا چاہتی ہے۔مگر وہاں بھی امریکی اثر ورسوخ آڑے آرہا ہے۔

قادیانیوں کی سیاسی پناہ گاہوں سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ قادیانی صرف اورصرف اپنی جماعت اور قیادت کے وفادار ہیں۔انہیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ اُن کے اس عمل سے پاکستان کو عالمی سطح پر کس قدر بدنامی کے مراحل سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے، کیونکہ قادیانی جب تک پاکستان میں اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ حکومت اورعوام کا مبینہ ناروا سلوک اور وہاں پر اُن کے انسانی اور اقلیتی حقوق کی پامالی کا فرضی بیان اپنی درخواست میں تحریر نہیں کریں گے۔اُن کا سیاسی پناہ کا کیس مضبوط نہیں ہوگا۔قادیانیوں کے اس طرزِ عمل سے پاکستان اور اسلام کا امیج بین الاقوامی سطح پر شدید خطرات سے دوچار ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت پاکستان اپنے بیرونی سفارت خانوں کے ذریعے قادیانیوں کے اس پروپیگنڈے کا جواب دے اور عالمی سطح پر قادیانیوں کی پاکستان میں اصل حالت اور قادیانیوں کے مسلمان عوام کے ساتھ اُن کے ناروا رَویے کا پردہ چاک کرے۔بیزالاقوامی اداروں پر یہ واضح کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ قادیانیوں کو پاکستانی آئین کے تحت تمام حقوق حاصل ہیں،مگر وہ اپنی اس آئینی حیثیت کو خود ہی تسلیم کرنے سے انکاری ہیں اور خود کو مسلمان کہلانے پر بضد ہیں۔اس طرح قادیانی اقلیت ہوتے ہوئے اکثریت کے حقوق غصب کیے ہوئے ہیں۔جبوہ اپنے آپ کو اقلیت ہی نہیں مانتے تو پھر اقلیتی حقوق کی پامالی کا پروپیگنڈہ کرنا دراصل قادیانیوں کی پاکستان کے وقار کو عالمی برادری کی نظر میں گرانے کی شعوری کوشش ہے۔جس کے پس پردہ قادیانیوں کے بیرونی سرپرستوں کا خفیہ ہاتھ کارفرما ہے۔جن کے مہرے کی حیثیت سے وہ عالمی استعماری قوتوں کے ایجنڈے کی تکمیل کے لیے کوشاں ہیں۔اس لیے ان کی سازشوں کو بروقت ناکام بنانا پاکستان کی بقا اور استحکام کے لیے ناگزیر امر ہے۔جس میں مزید تاخیر سراسر تباہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

ماہانہ مجلس ذکرو اصلاحی بیان
28 اگست 2014ء
جمعرات بعد نمازِ مغرب
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
ابن امیر شریعت
حضرت پیرجی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی آخری جمعرات کو بعد نمازِ مغرب مجلسِ ذکرو اصلاحی بیان ہوتا ہے
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961